

221210- سابعه بمارى كى وجر سے وزن بهت زياده كم هوگيا ہے تو كيا اس كيليه روزه نه ركهنے كى اجازت ہے؟

سوال

سوال: گزشتہ سال مجھے صحت کے مسائل درپیش تھے اور ان كى وجر سے مير اكانى وزن كم هوگيا ہے، نيز اسى بمارى كى وجر سے ڈاكٲر كى نصيحت كے مطابق ميں پورا ماه رمضان روزه نهيں ركه سكى، اب اس سال مجھے ان مسائل سے چھٲكار اهل گيا ہے ليكن پھر بھى مير اوزن معمول سے كم ہے، چنانچہ اس سال بھى مجھے ميرے والدين اور قريبي دوستوں نے روزه نه ركهنے كا مشوره ديا ہے، ميں نے ان سے بات چيت بھى كى ہے بلکہ مباحثہ بھى هوا؛ كيونکہ ميں يہ سمجھتى هوں کہ ميں اس وقت تندرست هوں اور ميں روزه ركه سكتى هوں، اس پر ميرى والده نے ہمارے علاقے كى مسجد كے امام سے فون پر بات كى اور انهيں ميرى سارى تفصيل بتلاى، تو امام صاحب نے کہا کہ اگر مير اوزن معمول كے مطابق نهيں ہے اس سے كم ہے تو پھر ميرے ليے روزه ركهنا مناسب نهيں ہے، تو كيا اب ميں ان كى نصيحت پر عمل كروں اور جب مكمل صحت ياب هو جاؤں تو ان روزوں كى قضا دے دوں؟ يا كچھ بھى هو جائے ميں روزه ركه لوں؟

پسنديدہ جواب

هم اللہ تعالٰى سے دعا گو ہيں کہ آپ كو مكمل شفا نے كاملہ عاجلہ نصيب فرمائے۔

جس معالج نے آپ كا علاج كيا ہے آپ اس بارے ميں انہى سے رجوع كريں:

اگر وہ اس بات كى تائيد كر ديں کہ آپ روزه ركه سكتى ہيں اور اس سے آپ كى صحت پر اثر نهيں پڑے گا، تو اس طرح ان شاء اللہ آپ اور آپ كے والدين مطمئن هو جائہيں گے، چنانچہ آپ اللہ تعالٰى كى مدد سے روزه ركهنے شروع كر ديں۔

اور اگر معالج كا مشوره يہ هو کہ روزوں كى وجر سے مشقت كا سامنا كرنا پڑے گا اور اس سے آپ كو صحت كے مسائل سے بھى دوچار هو نا پڑے گا تو پھر بہتر يہى ہے کہ آپ روزه مت ركهيں، اور مكمل شفا ياب ہونے كے بعد رمضان كے روزوں كى قضا دے ديں۔

امام دردير مالگى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

"اگر روزه كى وجر سے ماہر معالج كے مطابق بمارى زيادہ ہونے كا خدشہ هو، يا بمارى سے مكمل شفا يابى ميں تاخير كا امكان هو، يا مريض روزه ركهنے كى وجر سے نقاہت محسوس كرے تو روزه نه ركهے" انتہى

"الشرح الكبير مع حاشية الدسوقى" (1/535)

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

"بمارى كى وجر سے روزه نه ركهنے كى رخصت اس صورت ميں ہے جب روزه كى وجر سے بمارى ميں اضافے، يا شفا يابى ميں تاخير كا خدشہ هو، چنانچہ اگر بمارى ميں اضافہ يا شفا يابى ميں تاخير يا نقاہت اور مشقت هو تو مريض روزه مت ركهے۔

اور جن بماريوں كى وجر سے روزه پر كوئى اثر نهيں پڑتا مثلاً: دانٹ درد، انگلى ميں درد وغيرہ تو اس سے روزه چھوڑنا جائز نهيں ہے بشرطيكہ ان دردوں كى وجر سے كوئى اور اثرات مرتب نہ ہوتے ہوں، كيونکہ صرف دانٹ درد كى صورت ميں روزه افطار كرنے سے مريض كو كوئى فائدہ نهيں هوگا، ليكن اگر معالج يہ كھے کہ اگر آپ روزه افطار كر ليں اور كھانا كھالیں تو اس سے دانٹ يا داڑھ كا درد كم هو جائے گا تو اس صورت ميں ہم يہ كھيں گے کہ روزه افطار كرنے ميں كوئى حرج نهيں ہے۔

کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ غذا کی کمی کے باعث بیماری میں اضافہ ہو یا درد میں اضافہ ہو۔

آنکھوں میں درد کی بھی یہی صورت حال ہے کہ اگر روزہ آنکھ درد پر اثر انداز ہوتا ہو تو روزہ کھول لے، اور اگر اثر انداز نہ ہوتا ہو تو روزہ مت کھولے "انتہی
"تعلیقات علی الکافی" از: ابن قدامہ (3/123) مکتبہ شاملہ کی خود کار ترتیب کے مطابق۔

لہذا معمول کے وزن سے کم وزن ہونا روزے پھوڑنے کیلئے ناکافی عذر ہے، بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے ناقابل برداشت مشقت، نقابہت یا جسمانی نقصان تو نہیں ہوتا،
اور کیا روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی غذائی کمی رات کے وقت کھانے پینے سے مکمل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

اس کے لیے معتد اور قابل اعتبار معالج کا مشورہ کرنا ضروری ہے، چنانچہ آپ اپنے معالج کے مشوروں کے مطابق عمل کریں۔

مزید کیلئے آپ فتویٰ نمبر: (140246) کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔